ویمن لیگ کی ہر کارکن

مجسم ویمن لیگ -- کیسے؟

سمیرا رفاقت ایڈووکیٹ (ناظمہ ویمن لیگ)

(دوسری قسط)

ہم نے پہلی قسط میں اس امر کا جائزہ لیا تھا کہ مجسم ویمن لیگ کی phrase کے معانی کیا ہیں اور یہ عرض کی تھی کہ آئندہ قسط میں ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ ہر کارکن کس طریقے سے ہمہ جہتی یا total vision کو کامیابی سے اپنی شخصیت میں سموسکتی ہے، اس میں ناکامی کی وجوہات کیا ہیں اور ان وجوہات پر کیسے قابو پایا جاسکتا ہے۔

اس سلسلے میں یہ لازم ہے کہ ہم اس total scenario کو ذہن میں رکھیں جس میں ہمیں اپنی بنیادی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا ہے۔ منہاج القرآن کوئی علاقائی نہیں بلکہ ایک عالمی اور آفاقی تحریک ہے جس کے مقاصد پوری عالم انسانیت کے اصلاح احوال کو احاطہ کئے ہوئے ہیں ہماری تجدید و احیائے دین کی جدوجہد کا کینوس صرف ایک مخصوص علاقے تک محدود نہیں بلکہ ہمارا یہ کام دنیا بھر میں جاری ہے۔ گویا ہمارا vision عالمی ہے، علاقائی نہیں۔

اس ضمن میں ہماری اس جدوجہد کے درج ذیل شعبے خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

۱۔ ہمیں ملتِ اسلامیہ کو دائمی شکست خوردگی اور مایوسی کی حالت سے نکال کر پھر سے اسے اعلیٰ منزل کا شعور دینا ہے۔

۲۔ ہمیں علمی اور فکری انقلاب کے ذریعے تحرک پیدا کرکے دینی اقدار کے احیاء کا سامان کرنا ہے۔

۳۔ الحاد اور مادیت سے پیدا ہونے والی تمام روحانی اعتقادی اور معاشرتی خرابیوں کی تشخیص اور ان کی مسیحائی کے لیے اصلاح احوال کے صحیح اور نتیجہ خیز طریقہ ہائے کار کا تعین کرنا ہے۔

۴۔ مسمار شدہ دینی اقدار کی ایسی تشکیل نو کرنی ہے کہ اسلامی تہذیب اپنی اصلی ہیئت برقرار رکھتے ہوئے اس دور کی سائنسی اور مادی ترقی کا کما حقہ مقابلہ کر سکے۔

۵۔ اخلاقی جرائم کے مؤثر سدِ باب کے لیے تزکیہ نفس اور تطہیر باطن کا ایسا روحانی ماحول پیدا کرنا ہے کہ رذائل اخلاق معاشرے سے خوبخود ختم ہو جائیں اور اتباع شریعت کے لیے عام دینی ماحول پیدا ہو جائے۔

۶۔ اقامت دین اور اُمت مُسلمہ کے احیاء و اتحاد کے لیے قرآن وسنت کے عظیم فکر پر مبنی جدوجہد کو فروغ دینا ہے، اس طرح کہ یہ ہر سطح پر باطل، طاغوتی، استحصالی اور منافق قوتوں کے اثر ونفوذ کا خاتمہ کر دے۔

۷۔ انفرادی، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر معاشی تعطل کے خاتمے کے لیے اسلامی نظامِ معیشت کا احیاء کرنا ہے تاکہ مسلمانوں کو استحصالی نظام ہائے معیشت کی فسوں کاریوں سے نجات حاصل ہو سکے۔

یہ ہیں ہماری جدوجہد کے وہ پہلو جن کا شعور ہمیں total vision کی نعمت عطا کرتا ہے۔مگر اس کے ساتھ ہمیں یہ بھی علم ہونا چاہئے کہ عصر حاضر میں کی چیلنج درپیش ہے۔

ایک عرصہ سے ملتِ اسلامیہ سیاسی، اقتصادی، اخلاقی، روحانی، مذہبی، دینی، علمی، فکری، تہذیبی اور ثقافتی اعتبار سے مکمل زوال اور تباہ کُن ابتلاء کا شکار ہے۔مسلمانوں کی ملکی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جو تشویشناک حد تک ہلاکت انگیز بگاڑ کی لپیٹ میں نہ آچکا ہو۔ ان حالات میں یک جہتی اور جزوی نوعیت کی جتنی بھی اصلاحی اور تجدیدی کوششیں کی جائیں گی وہ جزوی نوعیت پر مبنی ہونے کی بناء پر قطعاً نتیجہ خیز نہیں ہو سکیں گی۔ کیونکہ وہ مطلوبہ وحدت و ہم آہنگی کے فقدان کے باعث ایک مؤثر اور مربوط لائحہ عمل سے بھی محروم ہوں گی۔ بلاشبہ کسی جزوی بگاڑ کی اصلاح جزوی کوششوں سے ممکن ہے لیکن کلی اور ہمہ گیر بگاڑ ایک ہمہ گیر جدوجہد کے بغیر ناممکن ہے۔چنانچہ منہاج القرآن انٹرنیشنل تجدید و احیائے دین کے لئے درج ذیل سمتوں میں فروغ عمل کی داعی ہے۔

۱۔ قومی وملی سطح پر ہمہ گیر جدوجہد کے ذریعے علمی وفکری جمود کا خاتمہ کرنا ضروری ہے۔

۲۔ مسلمانوں میں تعلق باللہ اور تعلق بالرسالت کے احیاء سے امن دشمن اور منافق قوتوں کا خاتمہ لازم ہے۔

۳۔ اسلامی زندگی کی روبہ زوال قدروں کی نشان دہی کر کے ان کی بحالی کی جدوجہد کو آگے بڑھانا ضروری ہے۔

۴۔ اسلام کے صحیح تشخص کو فروغ دے کر اسلام دشمن قوتوں سے فکری مرعوبیت کے خاتمہ کا اہتمام

کرنا ہے۔

۵۔ دہشت گردی کے فتنہ کا تدارک کرنے کے لئے اسلام کی امن پسندی، اخوت اور یگانگت کی تعلیمات کو عام کرنا ہے اور بین المذاہب ہم آہنگی کے کلچر کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔

۶۔ امتِ مسلمہ کے منتشر وسائل اور متفرق طبقات کو عالمی سطح پر ایک مؤثر وحدت میں اس طرح منسلک کرنا ہے کہ پورا عالمِ اسلام اسلامی دولت مشترکہ کی صورت میں دنیا کے نقشے پر ایک عظیم قوت بن کر اُبھر سکے۔

۷۔ بین الاقوامی سطح پر دعوت دین کا موثر اور عصری تقاضوں کے مطابق جامع پروگرام عام کرنا ہے۔

اتحادِ امت اور غلبہ دین حق کی بحالی کی خاطر شروع کی گئی اس تحریک کو اپنی معاصر تحریکوں پر فوقیت اور برتری اسی لیے حاصل ہے کہ اس کا ایک خاص فکری و نظریاتی منہاج ہے جس پر یہ تحریک شروع دن سے سوئے منزل رواں دواں ہے۔ قرآن وسنت پر مبنی اس عالمگیر تحریک کے بانی ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی فکری اور نظری پختگی کا اندازہ تحریک کے اس نظریاتی منہاج سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔

منہاج القرآن انٹرنیشنل کی جدوجہد پانچ بنیادی ستونوں پر استوار ہے۔

۱۔ تعلق باللہ ۲۔ ربطِ رسالت ۳۔ رجوع الی القرآن ۴۔ اتحاد ۵۔ ہمہ گیر تبدیلی

تعلق باللہ

انفرادی زندگی کی اصلاح کا واحد ذریعہ

ہر دور میں انسانی اصلاح اور اس کی روحانی تربیت کے لیے جو طریقہ کار اپنایا گیا اس میں باطنی اصلاح کو ہمیشہ ترجیح دی گئی۔ اس اصلاح کا آغاز ہمیشہ انفرادی زندگی سے ہوا۔ کیونکہ فرد کی اصلاح معاشرتی اصلاح کی بنیاد ہوتی ہے اور جب معاشرہ صالح ہو جاتا ہے تو قومی زندگی خود بخود سنور جاتی ہے۔ لہٰذا وہ دینی تحریک جو ایک صالح معاشرہ پیدا کر کے پوری قوم کو اخلاقِ صالحہ کے زیور سے آراستہ کرنا چاہے اسے انفرادی زندگی کی اصلاح میں کارفرما مطلوبہ عناصر کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔

قائدِ تحریک کے نزدیک انفرادی زندگی کی اصلاح تعلق باللہ میں رسوخ کے بغیر ممکن نہیں۔ وہ یوں کہ اگر انسان کے اندر ایمان باللہ کی حلاوت موجود نہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا اس کی صفات اور کمالاتِ عالیہ کا

ادراک نہیں تو وہ اعمالِ صالحہ پر آمادہ نہیں ہوگا۔اس کا علاج یہ ہے کہ اس میں جوہرِ توحید کو چمکایا جائے، رسوخ فی التوحید کے بعد جب وہ ایمان کی حلاوت محسوس کرے گا تو خود بخود مومنانہ کردار سامنے آئے گا۔اب سوال پیدا ہوتا ہے کہاس جوہر کوکس طرح پیدا کیاجائے اس کے لیے ہمارے سامنے صوفیاء کی زندگی اور تاریخ کا وہ دور ہے جب صالح معاشرہ مسلمانوں کی اجتماعی زندگی میں توازن کا باعث ہوتا تھا اور اخلاقی برائیاں مفقود تھیں۔لہٰذا جس طرح انفرادی زندگی میں اصلاح کے لیےتعلق باللہ میں رسوخ کی ضرورت ہے۔اسی طرح انسان کے دل میں جوہرِ توحید چمکانے کے لیےطریقہ صوفیاء پرعمل کرنا ضروری ہے۔

ربط رسالت

اللہ پر ایمان لایا ہی اُس وقت جاتا ہے جب اس کے محبوب حضرت محمد ﷺ کو دل سے اپنا رہنما اور آقاتسلیم کرلیا جائے۔عصرِ حاضر میں امتِ مسلمہ کے زوال کا واحد سبب ربطِ رسالت میں کمی ہےمسلمان نام کے مسلمان ہیں مادیت پرستی، نفسانفسی اورمغربیت کےمنفی اثرات نے ان سے یہ متاعِ گراں قدر چھین لی ہے۔ حالانکہ مسلمان ہونے کے ناطے ہماری پہچان ہی ربطِ رسالت ہے۔بقول حکیم الامت

ے در دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰؐ است　　　　آبروئے ماز نامِ مصطفیٰؐ است

لہٰذا مفکرِ عصر علامہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اسی دیرینہ اور خطرناک ترین بیماری کا علاج حضور نبی اکرم ﷺ سے تعلقِ حُبّی اورعشقی استوار کرنے کوقرار دیا۔کیونکہ یہ تعلق اور ربط مضبوط ہوگا تو ایمان سلامت رہے گا ورنہ مسلمان باطل طاقتوں کے ہاتھوں جس طرح پٹ رہے ہیں یوں ہی پٹتے رہیں گے بحثیت غالب و فائق قوم کبھی نہیں ابھر سکتے۔اس لیے جس طرح علامہ اقبال نے امت کی پستی کا علاج بتاتے ہوئے کہا تھا:

ے قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے　　　　دہر میں اسمِ محمدؐ سے اُجالا کر دے

اسی طرح شیخ الاسلام مدظلہ نے بھی مسلمانوں کی اجتماعی ترقی اور اصلاح کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ سے ربط اور تعلق میں پختگی کو ضروری قرار دیا ہے۔ بالفاظِ دیگر عشقِ رسول ﷺ ہی ہمارے ایمان کے استحکام اور بحیثیتِ قوم اصلاحِ احوال کا واحد ذریعہ ہے۔ اس جوہر کے حصول کے لیے آج محافلِ نعت اور محافلِ میلاد، مجالس درود وسلام، جیسی سرگرمیاں ضروری ہیں۔ قائدِ تحریک نے بے شمار خطبات و دروس کے ذریعے اس جوہر کو اُجاگر کیا اور آج ہزاروں نہیں لاکھوں نوجوانوں کے دلوں میں حضور ﷺ کی محبت موجزن ہو چکی ہے۔

☆☆☆☆☆